مسئلہ امامت

معین الشریعہ مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب

شیعوں کے نزدیک ہر دور اور ہر زمانہ میں اللہ کی طرف سے معین کردہ کسی نہ کسی معصوم کا وجود ضروری ہے جو دین کا محافظ ہو، لوگوں کو احکام شرعیہ اور عقائد دینیہ کی تعلیم دے، دین میں تحریف کرنے والوں اور اختلاف پیدا کرنے والوں سے دین کی حفاظت کرے اور اختلاف کی صورت میں صحیح تعلیمات سے لوگوں کو باخبر کرے۔

یہ سلسلہ خاتم النبیین تک انبیاء و مرسلین کی صورت میں قائم رہا۔ ان میں سے کچھ صاحب شریعت تھے جو الٰہی پیغام بندوں تک پہنچاتے تھے اور کچھ شریعتوں کے محافظ تھے پہلے صاحب شریعت پیغمبر جناب نوح اور آخری خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی تھے۔ آپ کی ذات پر دین کامل اور نبوت تمام ہوگئی۔ اب نہ کوئی نئی شریعت آئے گی اور نہ کوئی نبی آئے گا۔ لیکن جس طرح دو صاحب شریعت پیغمبروں کے درمیان حفاظت شریعت کے لیے انبیاء کا تقرر اللہ کی طرف سے ہوتا رہا۔ اسی طرح سے رسالتمآبؐ کے بعد آپ کی ذریت میں سے کچھ بلند مرتبہ افراد کو یکے بعد دیگرے خداوند عالم نے حفاظت وصیانت اسلام کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ جن کا کام دین کی حقیقی تعبیر سے لوگوں کو واقف کرنا اور اس کی حفاظت کرنا ہے۔ جن کا تعارف رسالتمآبؐ نے کبھی تفصیلاً اور کبھی اجمالاً اپنی احادیث کے ذریعہ سے فرمایا اور ہر امام اپنے بعد والے امام کو پہچنواتا رہا۔ اس سلسلہ کے پہلے امام علی بن طالب تھے اور آخری وہی امام مہدیؑ ہیں جن کی آمد کی پیشین گوئی رسالتمآب اپنی متفق علیہ احادیث میں فرماتے رہے ہیں جو اس وقت ظہور فرمائیں گے جب زمین ظلم و جور سے مملو ہو چکی ہوگی۔ (پہلی صدی ہجری سے تقریباً ہر صدی میں مہدویت کے دعویدار پائے جانا یا بعض اشخاص کے مہدی ہونے کا عقیدہ اور ان دعویداروں کے مخالفین کا اصل عقیدہ مہدویت کو رد نہ کرنا اس کی دلیل ہے کہ ہر دور میں یہ عقیدہ کہ ایک ایسا شخص جس کا لقب مہدی ہوگا اور جو عدل و انصاف کو عام کرے گا اجماعی اور مسلمات اسلام میں سے ہے) یہ آخری نائب رسول عدل و انصاف کو عام کریں گے۔ ان کے پرچم تلے پوری دنیا توحید و رسالت کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوجائے گی۔ اسلام کے علاوہ دنیا میں کوئی دین باقی نہیں رہے گا۔ یہ خلاصہ ہے ان پیشین گوئیوں کا جو تمام مسلمانوں میں مسلم ہیں۔ ابھی چند سال پہلے موتمر اسلامی کے لجنۂ فقہیہ کا یہ فتویٰ منظر عام پر آچکا ہے کہ مہدی موعود کا جو نسل فاطمہ سے ہوں گے عقیدہ رکھنا ضروری ہے کیونکہ احادیث صحیحہ اس بارے میں موجود ہیں جن کا انکار ممکن نہیں۔

اہلسنت اور شیعوں کی احادیث اس باب میں بھی متفق ہیں کہ اسی زمانہ میں جناب عیسیٰؑ بھی ظہور فرمائیں گے اور یہ اولوالعزم پیغمبر اسی نائب رسولؐ کے پیچھے نماز پڑھے گا۔

چونکہ یہ ائمہ اہلبیتؑ اس رسولؐ کے نائب ہیں جو

سید المرسلین اور اشرف النبیین ہے جس پر آیۂ کریمہ ''اذ اخذ اللہ میثاق النبیین'' کی ایک تفسیر کی بنا پر تمام گذشتہ انبیاء سے ایمان لانے کا عہد لیا گیا تھا۔ اسی کامل دین اور آخری شریعت کے محافظ ہیں، جو گذشتہ تمام شریعتوں سے افضل و بہتر ہے لہٰذا ان کا مرتبہ گذشتہ انبیاء سے بلند ہے۔ (جیسا کہ جناب عیسیٰؑ کے آخری امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے پتہ چلتا ہے)

رسالتمآبؐ کی متفق اور متواتر حدیث ''انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی اهلبیتی ماان تمسکتم بهما لن تضلو بعدی و انهما لن یفترقا حتی یردیٔ علی الحوض''میں تم میں دو گراں مایہ چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک خدا کی کتاب دوسرے میرے اہلبیت۔ جب تک ان دونوں سے وابستہ رہو گے کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ اور یہ دونوں کبھی بھی ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض کوثر پر نہ پہنچ جائیں'' ان سے وابستگی کو نجات کی شرط قرار دیتی ہے۔

انہی اہلبیت کے بارے میں رسالتمآبؐ کا ارشاد ہے مثل اهلبیتی کمثل سفینة نوح من رکبها نجیٰ و من تخلف عنها غرق و هویٰ میرے اہلبیت کی مثال کشتیٔ نوح کی سی ہے جو بھی اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جس نے بھی اس سے کنارہ کشی کی وہ غرق اور ہلاک ہوا یعنی جس طرح ہلاکت سے نجات سفینۂ نوح میں منحصر تھی اسی طرح صرف وہی نجات حاصل کر سکیں گے جو اہلبیت سے تمسک رکھیں گے۔

یہ احادیث اتنی مشہور ہیں کہ کسی بھی صاحب بصیرت کے لئے انکار مشکل ہے لہٰذا حوالوں کی ضرورت نہیں محسوس ہوتی۔ اگر زیادہ تحقیق منظور ہو تو عبقات الانوار ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

قطعات

مولوی سید محمد رضا نقوی

مزے جنت کے دنیا پا رہی ہے
گھٹا رحمت کی ہر سو چھا رہی ہے
مہک اٹھے نہ کیوں بزم حسینی
گل زہراؑ کی خوشبو آ رہی ہے

بولئے، کس لال کو خوش، کس کو رنجیدہ کریں
دو محق، اک بچۂ آہو، پیمبرؐ کیا کریں
لیجئے، بچہ لئے آتی ہے ہرنی بدحواس
یہ کہاں ممکن حسینؑ اور راستہ دیکھا کریں

رضاؔ جائسی

ضیائے چشم حیدرؑ، فاطمہؑ کے نور عین آئے
جہاں کیوں کر نہ ہو پر نور شاہ مشرقین آئے
چمک کر کہہ رہا ہے ذرہ ذرہ یہ مدینے کا
مبارک ہو مبارک ہو حسینؑ آئے حسینؑ آئے

قیام دیں کے لئے ہر خوشی حسین نے دی
طلب کی حق نے جو نعمت، وہی حسین نے دی
تھا ایک پیکر بے روح قالب اسلام
گلا کٹا کے اسے زندگی حسین نے دی